روزنامہ
CPL 61
الفضل
PH: 0092 4524 213029
ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان
سوموار 15 جنوری 2001ء - 19 شوال 1421 ہجری - 15- صلح 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 13

اصل چیز اخلاص ہے

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی ٹانگیں پتلی اور چھوٹی تھیں بعض لوگوں نے اس پر ہنسی کی تو حضور ﷺ نے فرمایا یہ ٹانگیں گو ظاہراً پتلی ہیں مگر خدا کی نظر میں ان کا وزن احد پہاڑ سے بھی زیادہ ہے۔

(طبقات ابن سعد جلد3 ص155)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ولی پرست نہ بنو۔ بلکہ ولی بنو

ضروری ہے کہ خدا کی راہ میں اپنی زندگی وقف کرو۔ اور یہی (دین) ہے اور یہی وہ غرض ہے جس کے لئے مجھے بھیجا گیا ہے۔ پس جو اس وقت اس چشمہ کے نزدیک نہیں آتا۔ جو خداتعالیٰ نے اس غرض کے لئے جاری کیا ہے وہ یقیناً بے نصیب رہتا ہے۔ اگر کچھ لینا ہے اور مقصد کو حاصل کرنا ہے تو طالب صادق کو چاہئے کہ وہ چشمہ کی طرف بڑھے اور آگے قدم رکھے اور اس چشمہ جاری کے کنارے اپنا منہ رکھ دے اور یہ ہو نہیں سکتا جب تک خداتعالیٰ کے سامنے غیریت کا چولہ اتار کر آستانہ ربوبیت پر نہ گر جاوے اور یہ عہد نہ کر لے کہ خواہ دنیا کی وجاہت جاتی رہے اور مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑیں، تو بھی خدا کو نہیں چھوڑے گا اور خداتعالیٰ کی راہ میں ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہے گا۔ ابراہیم علیہ السلام کا یہی عظیم الشان اخلاص تھا کہ بیٹے کی قربانی کے لئے تیار ہو گیا۔ (-) میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ:

ولی پرست نہ بنو۔ بلکہ ولی بنو

اور پیر پرست نہ بنو۔ بلکہ پیر بنو

تم ان راہوں سے آؤ۔ بے شک وہ تنگ راہیں ہیں۔ لیکن ان سے داخل ہو کر راحت اور آرام ملتا ہے۔ مگر یہ ضروری ہے کہ اس دروازہ سے بالکل ہلکے ہو کر گزرنا پڑے گا۔ اگر بہت بڑی گٹھڑی سر پر ہو تو مشکل ہے۔ اگر گزرنا چاہتے ہو تو اس گٹھڑی کو جو دنیا کے تعلقات اور دنیا کو دین پر مقدم کرنے کی گٹھڑی ہے، پھینک دو۔ ہماری جماعت خدا کو خوش کرنا چاہتی ہے تو اس کو چاہئے کہ اس کو پھینک دے۔ تم یقیناً یاد رکھو کہ اگر تم میں وفاداری اور اخلاص نہ ہو تو تم جھوٹے ٹھہرو گے۔ اور خداتعالیٰ کے حضور راستباز نہیں بن سکتے۔ ایسی صورت میں دشمن سے پہلے وہ ہلاک ہو گا جو وفاداری کو چھوڑ کر غداری کی راہ اختیار کرتا ہے۔ خداتعالیٰ فریب نہیں کھا سکتا اور نہ کوئی اسے فریب دے سکتا ہے، اس لئے ضروری ہے کہ تم سچا اخلاص اور صدق پیدا کرو۔

(ملفوظات جلد دوم ص 139-138)

خاندان حضرت مسیح موعود میں شادی کی بابرکت تقریب

محترم حماد احمد خان صاحب ولد محترم ڈاکٹر حامداللہ خان صاحب کی تقریب شادی ہمراہ محترمہ امتہ الجمیل فریحہ صاحبہ بنت محترم مرزا عمر احمد صاحب ایوان محمود ربوہ میں 8 جنوری 2001ء کو منعقد ہوئی۔ اس موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دعا کرائی۔ اگلے دن 9 جنوری کو پرائیویٹ احاطہ حلقہ بیت المبارک میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں احباب جماعت کی چائے سے تواضع کی گئی۔ اس موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے دعا کرائی۔

محترم حماد احمد خان صاحب محترم عبدالسلام خان صاحب کے پوتے محترم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کے نواسے اور حضرت مصلح موعود کے پڑنواسے ہیں۔ اسی طرح محترمہ امتہ الجمیل فریحہ صاحبہ محترم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی پوتی اور حضرت مصلح موعود کی پڑپوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

احباب کرام سے ضروری گزارش

○ شعبہ امداد طلباء سے اس وقت ان ضرورت مند طلباء و طالبات جو پرائمری، سیکنڈری اور کالج Level پر تعلیم حاصل کر رہے ہیں کی فیسوں، کتب وغیرہ کے سلسلہ میں ہر ممکنہ امداد بطور وظائف کی جاتی ہے۔

گذشتہ دو تین سالوں میں فیسوں اور کتب و نوٹ بکس کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ ہونے

باقی صفحہ 7 پر

مکرم قمر احمد صاحب

جلسہ سالانہ انڈونیشیا کی پرکیف یادیں

جماعت احمدیہ انڈونیشیا کی قابل رشک روایات

خدا تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اس نے مجھ ناچیز کو بھی جبکہ جماعت احمدیہ انڈونیشیا اپنی جماعت کے قیام کے پچھتر سال منانے کی توفیق پا رہی تھی اس جلسہ میں حاضر ہونے کی توفیق بخشی۔ میں نے وہاں ان دنوں میں جو محسوس کیا اس کا اظہار کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

سب سے بڑی بات جس نے مجھے متاثر کیا وہ یہ تھی کہ میں نماز تہجد کے لئے جب پہلی بار پنڈال میں داخل ہوا تو حیرت سے میری آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں کہ پنڈال جلسہ کے افتتاح کی طرح بھرا ہوا تھا کوئی تل دھرنے کی جگہ نہ تھی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جب فجر کی نماز پڑھانے کے لئے تشریف لائے تو آپ کا چہرہ فرط مسرت سے تمتما اٹھا۔

دوسری بات یہ کہ لوگ جب پنڈال میں نماز کے لئے آتے ہیں تو اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ جاتے ہیں کوئی کسی کو اشارہ کر کے اپنی موجودگی کا احساس نہیں دلاتا تھا۔ کوئی کسی کے کندھے سے پھلانگ کر اگلی صف میں جانے کی کوشش نہیں کرتا تھا۔ جانتے تھے کہ بعض جگہیں خالی ہیں۔ جب نماز کے لئے صف باندھتے تو اس وقت اس خالی جگہ کو پر کرتے تھے۔ اس میں بھی خود آگے نہیں بڑھتے بلکہ اپنے دوسرے بھائی کو آگے کرتے تھے۔

تیسری بات جو میں نے وہاں دیکھی وہ یہ تھی کہ کوئی شخص اپنی جوتی لے کر نہ بیت الذکر اور نہ ہی پنڈال میں داخل ہوتا تھا بلکہ دروازہ کے پاس ہی اپنی جوتی کو رہنے دیتے تھے اور پھر واپسی پر ہمارے ہاں تو ایک طوفان اٹھ کھڑا ہوتا ہے لیکن وہ انتہائی سکون سے کھڑے ہو کر اپنی باری کا انتظار کرتے اور جلد وہاں سے ہٹ جاتے۔ دروازہ پر رش نہ ہونے دیتے تھے۔

حیرت میں ڈالنے والی بات یہ بھی تھی کہ اتنے بڑے پنڈال میں جہاں جلسہ کے ایام میں پانچوں نمازیں ادا کی جاتی تھیں اس میں صفیں اس طرح بغیر نشان کے سیدھی ہوتی تھیں جیسے ان کو فیتے کے ساتھ باندھ کر کھڑا کیا گیا ہے۔

اس قوم میں اطاعت کا مادہ اس طرح کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے کہ نماز فجر کے بعد لوگ واپس جانے کے لئے اٹھے ہی تھے کہ سٹیج پر سے اعلان ہوا کہ درس حدیث ہوگا۔ احباب تشریف رکھیں۔ لوگ اس طرح بیٹھ گئے جیسے اگر ہم کھڑے رہے تو موت کے منہ میں چلے جائیں گے۔ بغیر کسی قسم کا شور کئے جہاں تھے وہیں بیٹھ گئے۔ انڈونیشیا امیر ملکوں میں سے نہیں ہے۔ اسی طرح ہمارے احمدی بھی تمام کے تمام امراء میں سے نہیں ہیں۔ چند احمدی وہاں کے امراء میں بھی شامل ہیں۔ فوج. پولیس. سول سروس. ایئر فورس اور ریلوے میں ہمارے بعض احمدی اچھی کلیدی اسامیوں پر ہیں۔ وہاں کی پارلیمنٹ میں بھی احمدی ہیں اور حب الوطنی کے جذبہ سے سرشار ہیں۔

جلسہ سالانہ کے ایام میں جبکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی رونق افروز تھے وہاں کے نیشنل امیر صاحب. صدر انصار اللہ. صدر خدام الاحمدیہ. سابق مشنری انچارج مکرم محمود چیمہ صاحب نے بھی اپنا قیمتی وقت ہمیں دیا اور ہماری ہر طرح کی راہنمائی کی۔ تمام لوگ جن کو جو بھی ڈیوٹی دی گئی سب نے انتہائی ذمہ داری سے ادا کی اور ہم اس بات کے شاہد ہیں کہ وہاں انتظامات میں ہمیں کوئی کمی نظر نہیں آئی۔ مسکراہٹ اس قدر تھی کہ ان کے چہروں سے پڑھی جاتی تھی۔ اپنے درمیان خلیفہ وقت کو پا کر پھولے نہ سماتے تھے۔ کئی دوستوں سے ہماری ملاقات ہوئی جن میں نومبائعین زیادہ تھے۔ کسی کو ایک سال ہوا کسی کو دو ماہ ہوئے کسی کو تین سال ہوئے احمدیت میں آئے۔ ہر ایک نے اطمینان کا اظہار کیا۔ یہ تمام لوگ نوجوان تھے۔ کسی کی عمر اٹھارہ سال. کسی کی بائیس سال تو کسی کی چوبیس سال۔ تمام کے تمام یونیورسٹی کے طالب علم تھے۔ انجینئرز اور ڈاکٹرز بھی تھے۔ پہلے پہل دعوت الی اللہ اخلاق کے ذریعہ کی جاتی ہے۔ پھر لٹریچر دیا جاتا ہے۔ اس دورہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک پر بے شمار افراد نے بیعت کی اور ابھی کئی لوگ احمدیت میں داخل ہونے کے لئے تیار ہیں۔

جلسہ سالانہ جماعتی روایات کے ساتھ شروع ہو کر اختتام پذیر ہوا۔ تمام وقت حاضرین جلسہ نے تسبیح و تحمید. درود و سلام میں گزارا۔ ایک چیز جس نے ہمیں حسین انتظام پر داد دینے کو مجبور کیا وہ یہ تھا کہ جلسہ سالانہ کے علاقہ میں صرف انہی دفاتر کا قیام تھا۔ جو انتہائی ضروری تھے۔ مثلاً رجسٹریشن و قیام اور ٹرانسپورٹ. دفتر گمشدہ اشیاء ابتدائی طبی امداد۔ لنگر خانہ بھی جلسہ گاہ سے باہر تھا۔ کھانا باہر سے تیار ہو کر آتا تھا۔ مگر کھانا کھانے والوں کی لائن نہ لگتی تھی بڑی سے بڑی لائن چار پانچ آدمیوں سے زائد نہ ہوتی تھی۔

انڈونیشا کی جماعت نے لنگر خانہ کے کام میں نئی چیز ہمیں دکھا کر حیران کر دیا۔ وہ یہ کہ جس جگہ کھانا تقسیم کیا جاتا تھا وہاں پلاسٹک کی پلیٹیں تھیں۔ ان پلیٹوں پر عام پلاسٹک کے سادہ لفافے چڑھا دیتے تھے۔ ان لفافہ چڑھی پلیٹوں پر کھانا دیتے تھے۔ جب احباب کھانا کھا لیتے تو ان پر سے لفافہ اتار کر بن میں ڈال دیتے تھے اور پلیٹ پر نیا لفافہ چڑھا کر کھانے کے لئے تیار ہو جاتے۔ اس طرح وہ بے شمار گندے لفافوں کی بجائے تین چار لفافے بھر کر الگ رکھ لیتے تھے۔ اس طرح ماحولیات کی بھی بچت. پلیٹوں کی دھلائی اور صفائی سے بھی بچت ہو جاتی تھی۔

لنگر خانہ میں کوئی اعلان نہیں سنا کہ دوست اپنی پلیٹیں اٹھائیں اور جگہ صاف کریں بلکہ اس طرح ڈسپلن تھا کہ اپنی جگہ کی صفائی کرنا ہر فرد جماعت اپنی ذاتی ذمہ داری سمجھتا تھا (بڑا کیا. بوڑھا کیا) یہی وجہ تھی کہ تمام جلسہ سالانہ کی ہر جگہ صاف ستھری نظر آ رہی تھی۔ آخر میں قارئین کی دلچسپی کے لئے ایک بات کا ذکر کر کے اپنا مضمون ختم کرتا ہوں۔ وہ یہ کہ انڈونیشیا میں لوگ گرم پانی پیتے ہیں جس طرح چائے کا پانی ہوتا ہے۔ ہمارے لئے یہ انتہائی مشکل امر تھا۔ لہٰذا ہم نے اپنے میزبان سے درخواست کی کہ ہمیں کم از کم ٹھنڈا پانی پینے کو دیں جو انہوں نے فوراً فرج میں رکھ کر ہماری اس تکلیف کو دور کر دیا۔ ہم نے جب گرم پانی پینے کی حکمت کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ اس سے پیٹ نہ خراب ہوتا ہے اور نہ بڑھتا ہے۔ ازراہ تفنن انہوں نے مجھ سے کہا کہ اپنے جتنا پیٹ مجھے کسی کا دکھانا۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ ہمیں کسی آدمی کا پیٹ بڑھا ہوا نظر نہیں آیا۔ یہاں تک کہ جلسہ سالانہ میں پورے پنڈال میں سوائے ان چند مہمانوں کے جن کو VIP کا نام دیا گیا تھا۔ کوئی کرسی نظر نہ آئی جس پر کوئی بیمار یا بوڑھا بیٹھا ہوا نظر آئے۔

(ماہنامہ الناصر جرمنی نومبر 2000ء)

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

بدھ 17 جنوری 2001ء

12-30 a.m.	لقاء مع العرب۔
1-35 a.m.	ایم ٹی اے ناروے۔
2-05 a.m.	بنگالی ملاقات۔
3-05 a.m.	ہماری کائنات
3-30 a.m.	ترجمۃ القرآن کلاس۔
4-30 a.m.	فرانسیسی پروگرام۔
5-05 a.m.	تلاوت۔خبریں۔
5-40 a.m.	چلڈرنز کارنر۔
6-00 a.m.	لقاء مع العرب۔
7-05 a.m.	بنگالی ملاقات۔
8-10 a.m.	اردو کلاس نمبر44
9-30 a.m.	فرانسیسی پروگرام۔
9-55 a.m.	ترجمۃ القرآن کلاس
11-05 a.m.	تلاوت۔خبریں۔
11-40 a.m.	چلڈرنز کارنر۔
12-00 p.m.	سواحیلی پروگرام۔
1-10 p.m.	ہماری کائنات
1-35 p.m.	لقاء مع العرب۔
2-50 p.m.	اردو کلاس نمبر44
3-55 p.m.	انڈونیشین سروس
5-05 p.m.	تلاوت۔خبریں۔
5-30 p.m.	اردو اسباق۔
6-00 p.m.	اطفال سے ملاقات۔
7-00 p.m.	بنگالی سروس۔
8-00 p.m.	ترجمۃ القرآن کلاس۔
9-00 p.m.	اردو اسباق۔
9-35 p.m.	چلڈرنز کارنر۔
9-55 p.m.	جرمن سروس۔
11-05 p.m.	تلاوت۔
11-15 p.m.	اردو کلاس نمبر45

جمعرات 18 جنوری 2001ء

12-20 a.m.	لقاء مع العرب۔
1-30 a.m.	ایم ٹی اے فرانس
2-05 a.m.	اطفال سے ملاقات۔
3-00 a.m.	قرآن کریم کا پروگرام۔
3-25 a.m.	ترجمۃ القرآن کلاس۔
4-30 a.m.	اردو اسباق
5-05 a.m.	تلاوت۔خبریں۔
5-40 a.m.	چلڈرنز کارنر۔
6-00 a.m.	لقاء مع العرب۔
7-15 a.m.	اطفال سے ملاقات۔
8-10 a.m.	اردو کلاس۔نمبر45
9-25 a.m.	اردو اسباق۔
9-55 a.m.	ترجمۃ القرآن کلاس۔
11-05 a.m.	تلاوت۔خبریں۔
11-40a.m.	چلڈرنز کارنر۔
11-55 a.m.	سندھی پروگرام۔
1-30 p.m.	قرآن مجید کا پروگرام۔
1-55 p.m.	لقاء مع العرب۔
3-00 p.m.	اردو کلاس نمبر45
4-05 p.m.	انڈونیشین سروس۔
5-05 p.m.	تلاوت۔خبریں۔
5-45 p.m.	ترکی سیکھئے۔
6-00 p.m.	مجلس سوال وجواب
6-40 p.m.	دستاویزی پروگرام۔
6-55 p.m.	بنگالی سروس۔
8-05 p.m.	ہومیوپیتھی کلاس۔
9-05 p.m.	چلڈرنز کارنر۔
9-30 p.m.	چلڈرنز کارنر (پروگرام واقفین نو)
9-55 p.m.	جرمن سروس۔

پبلشر آغا سیف اللہ- پرنٹر قاضی منیر احمد- مطبع ضیاء الاسلام پریس- مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

جنت ماں کے قدموں تلے ہے اور والد جنت کا سب سے اچھا دروازہ ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رضاعی والدہ کو چالیس بکریاں اور مال سے لدا ہوا اونٹ عطا فرمایا

ایک صحابیؓ نے کھجوروں کا باغ اپنی والدہ کو تحفہ کے طور پر دیا

والدین کی خدمت اور ان کے لئے دعا کے دلکش نمونے

عبدالسمیع خان ایڈیٹر روزنامہ الفضل

ابدی حکم

والدین کی عزت اور اطاعت کا حکم قرآن کریم سے خاص نہیں بلکہ کتب قیمہ کا حصہ ہے یعنی ان ابدی احکامات کا جو ہمیشہ سے انسان کو عطا کئے گئے ہیں۔ مثال کے طور پر قرآن کریم بنی اسرائیل کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

بنی اسرائیل کو نصیحت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اور اس وقت کو بھی یاد کرو جب ہم نے بنی اسرائیل سے پختہ عہد لیا تھا کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو گے اور والدین سے احسان کا معاملہ کرو گے۔

(البقرہ۔184)

اس ارشاد کی تفصیل کے لئے جب بائبل کی طرف رجوع کریں تو ان احکام پر نظر پڑتی ہے۔

خروج باب 20 آیت 12 میں لکھا ہے:۔

"تو اپنے ماں باپ کو عزت دے تا کہ تیری عمر اس زمین پر جو خداوند تیرا خدا تجھے دیتا ہے دراز ہووے"۔

اسی طرح استثناء باب 21 آیت 18 تا 21 میں بھی اس کا ذکر آتا ہے۔ لکھا ہے:۔

"اگر کسی آدمی کا بیٹا گردن کش اور گراہو جو اپنے باپ اور اپنی ماں کی آواز کو نہ سنے اور وے ہر چند اسے تنبیہہ کریں پر وہ ان پر کان نہ لگاوے۔ تب اس کا باپ اور اس کی ماں اسے پکڑیں اور باہر لے جا کر اس شہر کے بزرگوں کے پاس اور اس جگہ کے دروازے پر لائیں اور وے اس شہر کے بزرگوں سے عرض کریں کہ یہ ہمارا بیٹا گردن کش اور گمراہ ہے ہرگز ہماری بات نہیں مانتا۔ بڑا ہی کھاؤ اور متوالا ہے۔ تو اس کے شہر کے سب لوگ اس پر پتھراؤ کریں کہ وہ مر جائے تو شرارت کو اپنے درمیان سے یوں دفع کیجیو تا کہ سارا اسرائیل سنے اور ڈرے"۔

انبیاء کے پاکیزہ نمونے

قرآن کریم نے انبیاء بنی اسرائیل کے حوالے سے ان کے پاکیزہ نمونے پیش فرمائے ہیں۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام

حضرت ابراہیم نے اپنی رؤیا کا ذکر حضرت اسماعیل سے کرتے ہوئے کہا۔

اے میرے بیٹے میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں پس تو بتا کہ اس بارہ میں تیری کیا رائے ہے۔

حضرت اسماعیل نے جواب دیا اے میرے باپ جو کچھ تجھے خدا کہتا ہے وہی کر۔ تو انشاء اللہ مجھے اپنے ایمان پر قائم رہنے والا دیکھے گا۔

(الصافات۔103)

اسی طرح حضرت اسماعیل اپنے والد کی خواب پوری کرنے کے لئے گردن کٹانے کی خاطر تیار ہو گئے۔ والد کی اطاعت اور پھر اس کا عظیم الشان اجر ملنے کی بے نظیر مثال ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

جب (حضرت یوسف کے والدین اور بھائی) یوسف کے پاس مصر پہنچے تو اس نے اپنے ماں باپ کو اپنے پاس جگہ دی اور سب سے کہا کہ اللہ کی مشیت کے مطابق تم سب امن اور سلامتی کے ساتھ مصر میں داخل ہو جاؤ۔ اور اس نے اپنے ماں باپ کو اپنے تخت پر بٹھایا۔

(سورہ یوسف 101،100)

حضرت یحییٰ علیہ السلام کی تعریف

فرماتا ہے۔

اور وہ اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا تھا اور ظالم اور نافرمان نہیں تھا۔

(مریمؑ۔15)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پاک نمونہ

انہوں نے فرمایا۔

اور خدا تعالیٰ نے مجھے اپنی والدہ سے نیک سلوک کرنے والا بنایا ہے اور مجھے ظالم اور بد بخت نہیں بنایا۔

(مریم۔33)

والدین کی خدمت کو کمال تک پہنچانے والا وجود حضرت اقدس محمد مصطفےٰ ﷺ کا تھا۔ آپؐ نے نہ صرف اس بارہ میں جامع احکامات دیئے بلکہ ایسے عملی نمونے پیش فرمائے جو تمام اقوام کے لئے ہر زمانہ میں مشعل راہ ہیں۔

اسوہ رسولؐ

آنحضرت ﷺ کے والد محترم تو آپ کی پیدائش سے پہلے ہی فوت ہو چکے تھے۔ اور آپ چھ سال کے تھے کہ آپ کی والدہ محترمہ بھی رحلت فرما گئیں۔ اس طرح حضور ﷺ کو تقدیر الٰہی کے ماتحت والدین کی براہ راست خدمت کا موقع تو نہیں ملا مگر ان کے لئے آپ کے دل میں محبت کے بے پناہ جذبات تھے جن کے ماتحت آپ مسلسل درد سے ان کے لئے دعائیں کرتے رہے مگر ان کی خدمت کے جذبہ کی تسکین آپؐ نے رضاعی والدین کی خدمت کر کے حاصل کی۔ اور یہ نمونہ چھوڑا کہ اگر اصلی والدین زندہ ہوتے تو آپؐ ان کی خدمت میں کیا کیا کسر نہ اٹھا رکھتے۔

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ۔

حضور ﷺ کی رضاعی والدہ حلیمہ مکہ میں آئیں اور حضور ﷺ سے مل کر قحط اور مویشیوں کی ہلاکت کا ذکر کیا۔ حضور ﷺ نے حضرت خدیجہ سے مشورہ کیا اور رضاعی ماں کو چالیس بکریاں اور ایک اونٹ مال سے لدا ہوا دیا۔

(طبقات ابن سعد جلد اول صفحہ 113 بیروت۔1960ء)

ایک خاتون نے جنہوں نے حضور ﷺ کو دودھ پلایا تھا حضور ﷺ کے پاس آنے کی اجازت طلب کی جب وہ حضور ﷺ کے پاس آئیں تو حضور ﷺ نے امی امی کہتے ہوئے ان کے لئے اپنی چادر بچھائی جس پر وہ بیٹھ گئیں۔

(طبقات ابن سعد جلد اول صفحہ 114 دار بیروت للطباعۃ والنشر۔ بیروت۔1960ء)

حضرت ابو الطفیلؓ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے بعد حضور ﷺ جعرانہ مقام پر گوشت تقسیم فرما رہے تھے کہ ایک عورت آئی اور حضور ﷺ کے قریب چلی گئی۔ حضور ﷺ نے اس کی بہت تعظیم کی اور اس کے لئے اپنی چادر بچھادی۔ میں نے پوچھا یہ عورت کون ہے تو لوگوں نے کہا یہ حضور ﷺ کی رضاعی والدہ ہیں۔

(ابو داؤد کتاب الادب باب برالوالدین)

ایک بار حضور ﷺ تشریف فرما تھے کہ آپ کے رضاعی والد آئے۔ حضور ﷺ نے ان کے لئے چادر کا ایک گوشہ بچھا دیا۔ پھر رضاعی ماں آئیں تو آپ نے دوسرا گوشہ بچھا دیا۔ پھر آپ

کے رضاعی بھائی آئے تو آپ اٹھ کھڑے ہوئے اور ان کو اپنے سامنے بٹھالیا۔

(ابو داؤد کتاب الادب باب برالوالدین)

حضرت حلیمہ سعدیہ سے بھی پہلے حضور ﷺ کو ابولہب کی لونڈی ثویبہ نے دودھ پلایا تھا۔ حضور ﷺ اور حضرت خدیجہ اس کا مکہ میں بہت خیال رکھتے۔ حضرت خدیجہ نے تو ابولہب سے اس کو خرید کر آزاد کرنا چاہا مگر ابولہب نے انکار کردیا۔ جب حضور ﷺ مدینہ تشریف لے گئے تو ابولہب نے اسے آزاد کردیا۔

حضور ﷺ ہجرت کے بعد بھی اس کے حالات سے خبر رکھتے اور کپڑوں وغیرہ سے مدد فرماتے رہتے تھے۔

(طبقات ابن سعد جلد اول ص 109۔ بیروت 1960ء)

جنگ حنین میں بنو ہوازن کے قریباً چھ ہزار قیدی مسلمانوں کے ہاتھ آئے۔ ان میں حضرت حلیمہ کے قبیلہ والے اور ان کے رشتہ دار بھی تھے جو وفد کی شکل میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضور ﷺ کی رضاعت کا حوالہ دے کر آزادی کی درخواست کی۔ آنحضرت ﷺ نے انصار اور مہاجرین سے مشورہ کے بعد سب کو رہا کردیا۔

(طبقات ابن سعد جلد اول ص 114۔ بیروت 1960ء)

صحابہ اور بزرگان امت کے نمونے

آنحضرت ﷺ کی تربیت کے نتیجہ میں صحابہ اور بعد میں آنے والے بزرگان نے بھی اس مضمون میں نئے عنوان قائم کئے۔ چند مثالیں پیش خدمت ہیں۔

حضرت اسامہ ؓ کے پاس کھجور کے کئی درخت تھے۔ ایک دفعہ کھجور کے درختوں کی قیمت غیر معمولی طور پر بڑھ گئی۔ انہی ایام میں حضرت اسامہ ؓ نے ایک درخت کا تنا کھوکھلا کر کے اس کا مغز نکلا اور اپنی والدہ کو کھلایا۔ لوگوں نے حضرت اسامہ ؓ سے کہا ان دنوں کھجور کی قیمت بہت چڑھی ہوئی ہے۔ آپ نے ایسا کر کے قیمت گرادی ہے۔ فرمایا یہ میری والدہ کی فرمائش تھی اور وہ جس چیز کا مطالبہ کرتی ہیں اگر وہ میرے بس میں ہو تو میں ضرور پوری کرتا ہوں۔

(طبقات ابن سعد جلد 4 ص 71 دار بیروت للطباعۃ النشر بیروت۔ 1957ء)

ایک صحابی نے پیدل خانہ کعبہ تک آنے اور حج کرنے کی نذر مانی تھی مگر بڑھاپے کی وجہ سے وہ بغیر سہارے کے ایسا کرنے سے قاصر تھے۔ ان کے دونوں بیٹے ان کو سہارا دے کر حج کرانے کے لئے لائے۔ حضور ﷺ نے دیکھا تو ان صحابی سے فرمایا سوار ہو جاؤ۔

(مسلم کتاب النذر باب من نذر ان یمشی الی الکعبۃ)

ایک صحابی نے اپنی والدہ کو ایک لونڈی ہبہ کی۔

(سنن ابی داؤد کتاب الوصایا باب الرجل یھب الھبۃ)

ایک صحابی نے کھجوروں کا ایک باغ اپنی والدہ کو تحفہ کے طور پر دیا اور والدہ کی وفات کے بعد ان کے نام پر صدقہ کردیا۔

(ابو داؤد کتاب البیوع باب من قال فیہ ولعقبہ)

حضرت امام ابو حنیفہ

حضرت امام ابو حنیفہ کا نمونہ بھی لائق تقلید ہے۔ ان کے والد امام صاحب کے بچپن میں فوت ہو گئے تھے۔ لیکن والدہ مدت تک زندہ رہیں اور امام کو ان کی خدمت گزاری کا کافی موقع ہاتھ آیا وہ مزاج کی شکی تھیں۔ اور جیسا کہ عورتوں کا قاعدہ ہے. واعظوں اور قصہ گویوں کے ساتھ نہایت عقیدت رکھتی تھیں. کوفہ میں عمرو بن زرعہ ایک مشہور واعظ تھے. ان کے ساتھ خاص عقیدت تھی. کوئی مسئلہ پیش آتا تو امام صاحب کو حکم دیتیں کہ عمرو بن زرعہ سے پوچھ آؤ. امام تعمیل ارشاد کے لئے ان کے پاس جا کر مسئلہ پوچھتے. وہ عذر کرتے کہ آپ کے سامنے میں کیا زبان کھول سکتا ہوں. فرماتے کہ "والدہ کا یہی حکم ہے"۔ اکثر ایسا ہوتا کہ عمرو کو مسئلہ کا جواب نہ آتا تو امام صاحب سے درخواست کرتے کہ آپ مجھ کو بتادیں میں اسی کو آپ کے سامنے دہرادوں"۔

کبھی کبھی اصرار کرتیں کہ میں خود چل کر پوچھوں گی. خچر پر سوار ہوتیں امام صاحب پاپیادہ ساتھ ہوتے. خود مسئلہ کی صورت بیان کرتیں اور اپنے کانوں سے جواب سن لیتیں. تب تسکین ہوتی. ایک دفعہ امام صاحب سے پوچھا کہ یہ صورت پیش آئی ہے. مجھ کو کیا کرنا چاہئے. امام صاحب نے جواب بتایا. بولیں تمہاری سند نہیں. زرعہ واعظ تصدیق کریں تو مجھ کو اعتبار آئے. امام صاحب ان کو لے کر زرعہ کے پاس گئے اور مسئلہ کی صورت بیان کی. زرعہ نے کہا آپ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں. آپ کیوں نہیں بتادیتے. امام صاحب نے فرمایا میں نے یہ فتویٰ دیا تھا زرعہ نے کہا کہ بالکل صحیح ہے. یہ سن کر ان کو تسکین ہوئی اور گھر واپس آئیں۔ ابن ہبیرہ نے جب امام صاحب کو بلا کر میر منشی مقرر کرنا چاہا اور انکار کے جرم پر درے لگوائے. اس وقت امام صاحب کی والدہ زندہ تھیں. ان کو نہایت صدمہ ہوا. امام صاحب فرمایا کرتے تھے کہ مجھ کو اپنی تکلیف کا چنداں خیال نہ تھا. البتہ یہ رنج ہوتا تھا کہ میری تکلیف کی وجہ سے والدہ کے دل کو صدمہ پہنچتا ہے۔

(سیرت ائمہ اربعہ ص 173 از رئیس احمد جعفری غلام علی اینڈ سنز)

رفقاء مسیح موعود

حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد کی تقرری بطور مربی انگلستان ہوئی تو ان کی تنخواہ سو روپے ماہوار تھی۔ چندہ اور دوسری کٹوتیوں کے بعد انہیں ساٹھ روپے ماہوار ملتے تھے جس میں سے بڑا حصہ وہ اپنی والدہ کو بھیج دیتے تھے۔

(الفضل 18 دسمبر 1955ء)

حضرت مسیح موعود کی خدمت میں ایک ضعیف العمر شخص غالباً وہ بیعت میں داخل تھا۔ اور اس کا بیٹا نائب تحصیلدار تھا۔ جو اس کے ساتھ حاضر ہوا۔ باپ نے شکایت کی کہ یہ میرا بیٹا میری یا اپنی ماں کی خبرگیری نہیں کرتا۔ اور ہم تکلیف سے گزارہ کرتے ہیں۔ حضور نے مسکرا کر اس کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے یطعمون الطعام (۔) اور اس میں کیا شک ہے۔ کہ جب کوئی شخص اپنے ماں باپ اور اولاد اور بیوی کی خبر نہ لے۔ تو وہ بھی اس حکم کے نیچے مساکین (ماں باپ) یتامیٰ (بچے) اسیر (بیوی) میں داخل ہو جاتے ہیں۔ تم خدا تعالیٰ کا یہ حکم مان کر ہی آئندہ خدمت کرو۔ تمہیں ثواب بھی ہوگا اور ان کی خبرگیری بھی ہو جائے گی۔ اس نے عہد کیا کہ آج سے میں اپنی کل تنخواہ ان کو بھیج دیا کرونگا۔ یہ خود مجھے میرا خرچ جو چاہیں بھیج دیا کریں۔ پھر معلوم ہوا کہ وہ ایسا ہی کرتا رہا۔

(رفقائے احمد جلد 4 ص 101 ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قادیان)

ڈاکٹر عبدالسلام صاحب

محترم ڈاکٹر عبدالسلام کی بیٹی ڈاکٹر رحمان تحریر فرماتی ہیں:

اباجان کی اپنے والدین کے لئے محبت اور ان کا اپنے بیٹے کے لئے والہانہ عشق فقید المثال تھا میرے دادا جان چوہدری محمد حسین صاحب بذات خود ایک ممتاز شخصیت کے مالک تھے اللہ تعالیٰ سے عشق اور مذہب سے محبت ان کو اپنی زندگی کے اوائل سے ہی تھی خدا نے ان کی رہنمائی دعاؤں اور کشوف و رؤیا سے کی اور انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے ہاتھ پر 1914ء میں احمدیت قبول کی جب وہ محض 12 سال کے تھے میرے والد کی پیدائش کے بعد انہوں نے اپنی زندگی اپنے بیٹے میں جملہ خوبیوں کو اجاگر کرنے اور ان کے تعلیمی کیرئیر کو بہتر بنانے کے لئے وقف کردی یہ میرے دادا ہی تھے جنہوں نے میرے والد میں مطالعہ کا ذوق پیدا کیا اور ان میں عرق ریزی ومحنت کرنے کا نظم و نسق پیدا کیا۔

داداجان مرحوم و مغفور کا ایک ہر دلعزیز مقولہ یہ تھا

Time and Tide wait for no man

میرے پیارے اباجان دادا مرحوم کے مکمل مطیع اور فرمانبردار تھے وہ انکی رہنمائی کو بغیر سوچے و سمجھے قبول کرتے تھے میری دادی اماں کا نام ہاجرہ تھا جو حافظ نبی بخش صاحب کی دختر تھیں۔ دادی اماں نہایت رحمدل۔ سراپا محبت اور سادہ لوح انسان تھیں۔ جب بھی اباجان امتحان کی تیاری کر رہے ہوتے تو وہ جائے نماز بچھا کر نوافل میں دعا کرتیں کہ کامیابی انکے قدم چومے۔ وہ میرے اباجان کی بہت عزت کرتی تھیں یہی حال اباجان کا تھا جب میرے والد نے نوبیل انعام جیتا تو اس سے ملنے والی رقم سے انہوں نے مستحق طلباء کے لئے "ایک سکالرشپ" جاری کیا جس کا نام "محمد حسین وہاجرہ حسین فاؤنڈیشن" رکھا۔

اباجان کی یہ وصیت تھی کہ بعد از وفات ان کو والدین کی قبروں کے ساتھ کی جگہ میں دفنایا جائے چنانچہ اللہ کے خاص کرم سے قبرستان میں ان کے لئے قبر کی جگہ محفوظ کرلی گئی تھی ان کی رحلت کے بعد میں اور میرا بھائی (احمد سلام) ان کے کاغذات دیکھ رہے تھے تو پتہ چلا کہ انہوں نے وصیت نامے میں ایک بات کا اضافہ کیا تھا جو یہ تھا۔

اگر کسی وجہ سے مجھے ربوہ نہ لے جایا جاسکے تو میرے کتبہ پر یہ عبارت کندہ ہو "اسکی خواہش تھی کہ وہ ماں کے قدموں میں دفن ہو"۔

الفضل ربوہ 3 جنوری 2001ء

والدین کے ساتھ احسان اور ان کے لئے دعا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وقضیٰ ربک الا تعبدوا الا ایاہ (۔)

(بنی اسرائیل 24-25)

یعنی تیرے رب نے اس بات کا تاکیدی حکم دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور نیز یہ کہ اپنے ماں باپ سے اچھا سلوک کرو۔ اگر ان میں سے کسی ایک پر یا دونوں پر تیری زندگی میں بڑھاپا آ جائے تو انہیں ان کی کسی بات پر ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے اف تک نہ کہہ اور نہ انہیں جھڑک اور ان سے ہمیشہ نرمی سے بات کرو۔

اور رحم کے جذبہ کے ماتحت ان کے سامنے عاجزانہ رویہ اختیار کر اور ان کے لئے دعا کرتے وقت کہا کر کہ اے میرے رب ان پر مہربانی فرما کیونکہ انہوں نے بچپن کی حالت میں میری پرورش کی تھی۔

یہ آیت معارف کا بہت بڑا خزانہ ہے اور متعدد مضامین پر بہت عمدگی سے روشنی ڈالتی ہے چند اہم مضامین یہ ہیں۔

(1) والدین کے ساتھ احسان کیسے کیا جائے۔

(2) ناپسندیدگی اور کراہت کے باوجود ان کی اطاعت کی جائے۔

(3) والدین کے لئے دعا۔

ان سب مضامین کی تفصیل ترتیب وار درج کی جاتی ہے۔

محمد محمود طاہر صاحب

شذرات

اخبارات و رسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

وبالوالدین احسانا

والدین کے ساتھ جہاں تک احسان کا تعلق ہے اس کے متعلق یہ قطعی امر ہے کہ انسان اپنے والدین کے احسانات اتار نہیں سکتا۔

بلکہ آنحضرت ﷺ نے ایک موقع پر ایک شخص کا پورا مال اس کے والد کی ملکیت قرار دیا۔ یہ ورثے کا اور قانونی مسئلہ نہیں تھا بلکہ تربیتی اور اخلاقی لحاظ سے اولاد کو ایک زبردست نصیحت تھی۔

ایک صحابی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہؐ۔

میرے پاس مال ہے اور اولاد بھی ہے۔ لیکن میرے والد کو میرے مال کی ضرورت ہے۔ اس بارہ میں حضور ﷺ رہنمائی فرمائیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا۔

تو اور تیرا مال سب تیرے والد کا ہے پھر فرمایا تمہاری اولاد تمہاری بہترین کمائی ہے اس لئے اپنی اولاد کی کمائی سے کھا سکتے ہو۔

(ابوداؤد کتاب البیوع باب فی الرجل یاکل من مال والدہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا۔

وبالوالدین احسانا:

ماں باپ ایک تربیت کے متعلق ہی جس قدر تکلیف اٹھاتے ہیں اگر اس پر غور کیا جائے تو بچے پیر دھو دھو کر پئیں۔

میں نے چودہ 14 بچوں کا بلا واسطہ باپ بن کر دیکھا ہے کہ بچوں کی ذرا سی تکلیف سے والدین کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ ان کے احسانات کے شکریہ میں ان کے حق میں دعا کرو۔ میں اپنے والدین کے لئے دعا کرنے سے کبھی نہیں تھکا۔ کوئی ایسا جنازہ نہیں پڑھا ہوگا جس میں ان کے لئے دعا نہ کی ہو۔ جس قدر بچہ نیک بنے ماں باپ کو راحت پہنچتی ہے اور وہ اسی دنیا میں بہشتی زندگی بسر کرتے ہیں۔

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان 24 فروری 1910ء)

سیدنا حضرت مصلح موعود نے اس مضمون پر یوں روشنی ڈالی ہے۔

وبالوالدین احسانا

کا حکم دے کر والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم بیان کیا ہے۔ کیونکہ والدین کا احسان خدا تعالیٰ کے احسان کا ظل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا احسان حقیقی ہوتا ہے اور باقی سب احسان ظلی ہوتے ہیں۔ اور چونکہ والدین بھی اپنی اولاد کے لئے خدا تعالیٰ کی صفات کے ایک رنگ میں مظہر ہوتے ہیں۔ اس لئے توحید کے ذکر کے بعد والدین کے ساتھ حسن سلوک کا ذکر فرما دیا۔

وبالوالدین احسانا

سے یہ دھوکا نہیں کھانا چاہئے کہ والدین سے سلوک بھی احسان کے معروف معنوں میں کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ کیونکہ اس آیت میں احسان کا لفظ عام معنوں میں استعمال نہیں ہوا بلکہ ایک اور معنی میں استعمال ہوا ہے۔ عربی زبان کا محاورہ ہے کہ کسی امر کے بدلہ کے لئے بھی وہی لفظ استعمال کر دیا جاتا ہے۔ جیسے ظلم کے بدلہ کا نام بھی ظلم رکھ دیا جاتا ہے اور اس سے مراد ظلم نہیں ہوتا بلکہ اس کے معنے صرف ظلم کا بدلہ لینے کے ہوتے ہیں۔

(تفسیر کبیر جلد 2 ص 6 نظارت اشاعت ربوہ۔1963)

پھر فرمایا:

توحید پر یقین رکھنے کا حکم دینے کے بعد والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا ہے۔ کیونکہ وہ بھی خدا تعالیٰ کی طرف ہی توجہ دلاتے ہیں۔ وہ طبعی قانون کا ایک ایسا ظہور ہیں جو قانون شریعت کی طرف لے جاتا ہے۔ کیونکہ وہ مبدی (پیدا کرنے والی ذات) پر دلالت کرتے ہیں۔ والدین کے ذریعہ سے پیدائش بتاتی ہے کہ انسان اتفاقی طور پر پیدا نہیں ہو گیا۔ اس سے پہلے کوئی اور تھا۔ اور اس سے پہلے کوئی اور۔ غرض ایک لمبا سلسلہ تھا۔ جس سے اللہ تعالیٰ کے وجود پر شہادت ملتی ہے۔

بغیر تناسل کے اصول کے انسان کا ذہن مبدأ کی طرف جا ہی نہیں سکتا تھا۔ اگر یہ نظام نہ ہوتا تو انسان کو اس لمبی کڑی کی طرف کبھی توجہ ہی نہ ہوتی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی سلسلہ تناسل یہ بھی بتاتا ہے کہ انسانی پیدائش کی غرض اور اس کا مقصد بہت بڑا ہے پس توحید کے حکم کے بعد والدین کے متعلق احسان کا حکم دیا کیونکہ ایک احسان کی قدر دوسرے احسان کی قدر کی طرف توجہ کو پھراتی ہے۔

وبالوالدین احساناً۔ اس کا عطف وبالوالدین احسانا اس کا عطف ان پر ہے پورا جملہ یہ ہے ان احسنوا بالوالدین احسانا۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے ایک تو یہ حکم دیا ہے کہ خدا کے سوا کسی کو معبود نہ بناؤ اور ایک یہ کہ والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ اس جملہ میں کیا لطیف رنگ اختیار کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احسانات کا انسان بدلہ نہیں دے سکتا۔ اس لئے خدا تعالیٰ کے ذکر میں یہ بیان کیا کہ احسان تو تم کر نہیں سکتے پس ظلم سے تو بچو۔ لیکن والدین کے احسان کا بدلہ دیا جا سکتا ہے۔ اس لئے ان کے بارہ میں مثبت حکم دیا۔

(تفسیر کبیر جلد 1 ص 321 نظارت اشاعت ربوہ "قادیان")

مذہبی رواداری

سرفراز اقبال کی تحریر سے اقتباسات۔

صبح سویرے اخبار میں چھ انسانوں کی ہلاکت کا پڑھ کر بہت افسوس ہوا کہ وہ مذہب کے نام پر اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر گئے۔ ہم مسلمان ہیں ہمارا ایمان ہے کہ جو رات قبر میں آنی ہے وہ آئے گی لیکن خون ناحق نہیں بہنا چاہئے ہم پاکستان کے لوگ بھی عجیب ہیں کبھی مذہب کے نام پر۔ کبھی فرقوں کے حوالے سے اور کبھی زبان کے حوالے سے ہمیشہ لڑنے مرنے کو تیار رہتے ہیں۔ کیا ہماری زندگی اتنی ارزاں ہے کہ ذرا ذرا سے حیلے بہانوں سے ہم اسے ضائع کرنے کے درپے رہتے ہیں۔ عقائد کا اختلاف تو دنیا میں ہمیشہ سے رہا ہے اور ہمیشہ رہے گا لیکن کسی کو یہ حق نہیں دیا جا سکتا کہ وہ دھینگا مشتی پر اتر آئے اور قتل و غارت گری کا بازار گرم کرے۔

سرگودھا میں جو کچھ ہوا وہ اگر نہ ہوتا تو اچھا ہوتا۔ تسلیم کہ مسلمانوں اور احمدیوں کے درمیان شدید تناؤ کی کیفیت ہے لیکن اس تناؤ کو کشت و خون پر منتج نہیں ہونا چاہئے.......اس سب کے باوجود اختلافات کو حلم و بردباری کے ذریعے ختم کرنے کی کوشش کی جائے۔ نظریاتی اختلاف پر سیخ پا ہو کر نعرہ ہائے جنگ بلند کر دینا دانش مندی نہیں۔ کوئی شیعہ ہو یا سنی یا وہابی۔ اسے چاہیے کہ وہ اپنے رب کو جیسے چاہے یاد کرے یہ سلطنت تو ہندو اور عیسائیوں کے لئے بھی ہے۔ پھر ہم کیوں مذہبی جنونی بن جاتے ہیں..... خواہ مخواہ چھیڑ خانی سے خون کے بازار گرم کرنا کہاں کی دانشمندی ہے۔ احمدی لوگ بہت ہوشیار ہیں یہ بہت آہستگی سے اور ایک سکیم کے تحت کم عقل لوگوں میں سرایت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ ہمارے علماء کرام بہت تدبر سے علم کے زور سے ان لوگوں کو نیچا دکھائیں۔ اب چند لوگوں کے ساتھ جا کر اشتعال انگیزی کا فائدہ تو کسی کو نہ پہنچا بلکہ چھ گھر برباد ہو گئے۔ انگریز نے جو سازش کا بیج قادیان ضلع گورداسپور میں بویا تھا وہ اب تناور درخت بن چکا ہے....... ہم جذباتی لوگ صرف تلوار چلانا جانتے ہیں جبکہ ان لوگوں نے قلم کو استعمال کرنا سیکھ لیا ہے اور وہ دھیرے دھیرے سرایت کرنے کا راستہ ڈھونڈتے رہتے ہیں۔ سرگودھا کے لوگوں نے تو ربوہ کے نزدیک ہونے کا ایڈوانٹیج لیا ورنہ وہ کبھی یہ جوش نہ دکھاتے۔ یا ہو سکتا ہے کہ چند لوگوں نے اس حکومت کو مشکوک بنا دیا ہے ان لوگوں نے اس شہ میں یہ اقدام کیا ہو لیکن جو بھی ہو واقعہ افسوسناک ہے۔ ان کی شرانگیزیوں کا نوٹس ضرور لیا جائے لیکن بہت ہوشمندی سے نہ کہ گنواروں جیسا رویہ اپنا کر ہم لوگوں نے اپنے بچوں کو کمپیوٹر دینا ہے انہیں ترقی یافتہ قوموں کے برابر لانا ہے کہ وہ ان کا مقابلہ کر سکیں۔ لیکن ہم تو نجانے کن باتوں میں الجھ گئے ہیں بقول واصف علی واصف رسول کریم ﷺ کو کائنات کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا۔ ہم پر فرض ہے کہ رسول کریمؐ کا انداز رحمت سب مخلوق تک پہنچائیں۔ اسلام خود ہی پہنچ جائے گا۔ دنیا کو جب رات کی تاریکی کے بعد روشنی میسر آتی ہے تو اس کی نظریں خود بخود سورج کی طرف اٹھ جاتی ہیں۔ دین میں کوئی جبر نہیں۔ حق اپنی تمام صداقتوں کے ساتھ واضح ہو چکا ہے۔ کجی کا راستہ ایک ایسا راستہ ہے جسے حق کے ساتھ مشتبہ نہیں کیا جا سکتا۔

(روزنامہ اوصاف 19 نومبر 2000ء)

امیرالمومنین

تنظیم الاخوان کے سربراہ مولانا محمد اکرام اعوان نے اعلان کیا ہے کہ اگر جنرل پرویز مشرف ملک میں اسلام نافذ کر دیں تو وہ امیرالمومنین بن جائیں گے اس خبر پر ممتاز کالم نگار عطاء الحق قاسمی تبصرہ لکھتے ہیں:۔

"قبل ازیں جنرل ایوب کو پیر علی محمد راشدی نے بادشاہ بننے کی تجویز دی تھی اور ذوالفقار بھٹو کو نظام خلافت کا احیاء کر کے خلیفۃ المسلمین بننے کی تجویز دی جا چکی ہے لیکن بدقسمتی سے ان دونوں پر عمل نہیں ہو سکا!! مولانا اکرم اعوان نے جنرل مشرف کے امیرالمومنین والی تجویز پیش کی ہے لیکن اس کے ساتھ ہی مولانا اعظم طارق کا اختلافی بیان آ گیا ہے اور ڈاکٹر اسرار نے ایک تیسری تجویز دی ہے لہٰذا یہ معاملہ بھی کھٹائی میں پڑتا نظر آ رہا ہے۔

مولانا اکرم اعوان دانستہ یا نادانستہ جنرل صاحب کو ایسی مشکل میں ڈال رہے ہیں جس کے لئے وہ فی الحال تیار نہیں۔ اگر انہیں اقتدار کا چسکا پڑ گیا تو پھر ممکن ہے کہ وہ فوجی وردی اتار کر امیرالمومنین والی وردی پہن لیں۔ اگر واقعی جنرل صاحب نے ملک میں اسلامی نظام نافذ کر دیا تو اس عظیم کارنامے پر امیرالمومنین جنرل پرویز مشرف کو پیشگی مبارکباد کہتا ہوں۔

(روزنامہ نوائے وقت 12 نومبر 2000)

راہ ہموار کریں

مولانا اکرم اعوان کے نفاذ اسلام کے اعلان پر تبصرہ کرتے ہوئے کالم نگار اور دانشور افضال شاہد اپنا فاضلانہ تبصرہ یوں کرتے ہیں:

"مولانا اکرم اعوان جنرل مشرف کو بزور بازو جس اسلام کے نفاذ کی دھمکی دے رہے ہیں وہ اسلام حنفی ہو گا. بریلوی. دیوبندی. جعفری. حنبلی. شافعی. کافعی. یا علی ہذا القیاس اگر آپ کا خیال یہ ہے کہ آپ کے خط میں جس نظام کو نافذ کرنے کی خواہش ہے وہ ان سارے فقہاء کے "اسلاموں" کو کسی ایک ڈبے میں ڈال کر

"جھوں را" کرنے سے تیار ہو جائیگا تو یہ آپ کی خام خیالی اور اپنے اردگرد پھیلے ہوئے اسلام کے نفاذ کے دعویداروں کے عقائد سے لاعلمی کا اظہار ہے۔

میرا مشورہ ہے کوئی بھی سخت اقدام کرنے سے پہلے اس کی راہ ہموار کر لیں اور سب کو اس دستور پر متفق کر لیں کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کے دیوانے ابھی شاہدرہ پل ہی پار کریں تو یہ آوازیں اطراف سے بلند ہوں " ہمیں مولانا اکرم اعوان کا اسلام منظور نہیں " تمام دینی جماعتوں کو یک نکاتی ایجنڈا پر متفق کیجیے۔ یہ کام کوئی 50 برس کیا 14 سو برس میں بھی نہیں کر سکا۔

(روزنامہ خبریں 10 نومبر 2000ء)

مذہبی تنگ نظری

حال ہی میں ایک کتاب Religious Tolerance شائع ہوئی جس کو صفدر حسین صدیقی نے لکھا ہے۔ اس کتاب پر تبصرہ ممتاز دانشور جیلانی کامران نے The Nation میں کیا ہے اس کا اردو ترجمہ روزنامہ خبریں میں شائع کیا۔

کتاب کے دیباچہ میں مذہبی تنگ نظری کا جائزہ پیش کیا گیا ہے جو خاص طور پر اقلیتوں کے ساتھ سلوک کے حوالے سے سامنے آتا ہے۔ عیسائی، احمدی شیعہ سنی یہ سب مذہبی تنگ نظری سے تحفظات کا شکار ہیں۔

تشدد کی ذمہ داری ان لوگوں پر ڈالی جانی چاہیے جو تشدد کے واقعات کو ابھارتے ہیں اور اپنے غلط انداز میں مذہبی عدم تشدد کا نام دیتے ہیں۔

(روزنامہ خبریں 11 نومبر 2000ء)

درہم برہم

ہارون الرشید صاحب لکھتے ہیں کہ:

" قاضی حسین احمد نے تیزی سے انقلاب برپا کرنے اور اقتدار حاصل کرنے کی آرزو میں (جماعت اسلامی کی نظریات اور بانی کے اثرات و خیالات) سب کچھ درھم برہم کر ڈالا ہے۔ اب جماعت کے جذباتی کارکن اس طرح نعرے بلند کرنے لگے " ہم بیٹے کس کے؟.... قاضی کے.." انہی عوامل کی بنا پر میاں محمد طفیل اور دیگر رہنما جماعت سے دور ہوتے گئے۔"

کیسا انقلاب

قیوم نظامی لکھتے ہیں:

پاکستان کے عوام بھوک، افلاس سے تنگ آئے ہوئے ہیں اس کے لئے وہ استحصالی قوتوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ پاکستان میں پہلے معاشی اور سماجی انقلاب برپا کرنا ہوگا جب عوام کی اقتصادی صورت سنور جائیگی تو پھر اسلام کی طرف راغب کرنا آسان ہوگا۔

ایسا انقلاب جس کا مقصد زبردستی نماز پڑھانا، داڑھی رکھوانا اور پردہ کروانا ہو وہ پاکستان میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔

(روزنامہ خبریں 2 نومبر 2000ء)

محمد ہادی صاحب

ربڑ (RUBBER)

ربڑ ایک مادہ ہے جو قدرتی یا مصنوعی طریقہ سے حاصل کیا جاتا ہے۔ اس میں ضرورت کی حد تک لچک، وسعت اور سختی پائی جاتی ہے شروع شروع میں یہ مادہ کوچوک کہلاتا تھا جونہی اس کی پنسل کے نشان مٹانے کی خصوصیت کا علم ہوا اس کا نام ربڑ یعنی مٹانے والا پڑ گیا۔ ربڑ کو اپنی اصل لمبائی سے سات یا آٹھ گنا تک کھینچا جا سکتا ہے۔ پھیلاؤ کے وقت ربڑ حرارت چھوڑتا ہے۔ اور سکڑتے وقت حرارت جذب کرتا ہے۔

ابتداً ربڑ صرف قدرتی ذریعہ تھا جو کہ ایک درخت کے تنے سے مائع کی صورت میں حاصل کیا جاتا تھا۔ لیکن اب دنیا کی مارکیٹ میں پچاس فیصد سے زیادہ ربڑ مصنوعی اور کیمیائی طریقوں سے حاصل شدہ ہوتا ہے۔ مصنوعی ربڑ انیسویں صدی میں بننا شروع ہو گیا تھا تاہم دوسری جنگ عظیم تک اس کا استعمال کامیابی کے ساتھ شروع نہیں ہوا تھا۔

ربڑ کا تاریخی پس منظر

کرسٹو فر کولمبس نے نئی دنیا کے دوسرے سفر 1493ء تا 1496ء میں دیکھا کہ انڈین ربڑ کی گیند کے ساتھ کھیلتے تھے۔ جو کہ ایک درخت کی گوند سے بنایا جاتا تھا۔ اس کے بعد سپین کے ایک باشندہ نے 1615ء میں دریافت کیا کہ انڈین ربڑ کے درخت کی مائع کو مخصوص سانچوں میں ڈھال کر جوتے اور برتن بناتے تھے۔ 1735ء میں ایک فرانسیسی نے بیان دیا کہ کوچوک دراصل ایک درخت ہیویا HEVEA کا جوس ہے۔ 1775ء میں جنوبی امریکہ نے ہیویا کا مکمل تجزیہ کیا۔ ربڑ کے اس جنگلی درخت کی اونچائی 36 میٹر اور اس کی عمر 30 سال تک دریافت ہوئی۔

قدرتی ربڑ کے مادہ کے محلول کی تحقیق فرانس کے ایک فزیشن اور ایک کیمسٹ نے مل کر کی۔ انہوں نے ربڑ کا خام مادہ جنوبی امریکہ سے دریافت کیا اور اس کا تارپین اور ایتھر میں حل ہو جانے کا علم پایا۔ اس ضمن میں اہم ترقی انیسویں صدی کے آغاز میں ہوئی جب سکاٹ لینڈ کے ایک کیمسٹ اور ایک انگلش موجد نے تجربات کئے۔ انہوں نے حل شدہ ربڑ نیفتھا (Naptha) کے ساتھ ملایا۔ اس طرح کے تجربہ سے ربڑ کی چپٹ جانے والی خاصیت رفع ہو گئی اور اس کی سطح صاف اور ہموار ہو گئی۔ بعد میں صنعت کاروں نے ربڑ کو گرمی یا سردی سے نرم یا سخت کر لینے میں کامیابی پائی اور اس کی بدبو کو بھی رفع کیا۔ جب دوسری جنگ عظیم شروع ہوئی اس وقت صرف دو ممالک جرمنی اور سوویت یونین میں مصنوعی ربڑ کے کارخانے موجود تھے۔ دیگر ممالک قدرتی ربڑ ایشیا سے درآمد کرتے تھے۔

ربڑ کا استعمال

1955ء سے 1972ء تک دنیا کے مختلف ممالک میں ربڑ کے استعمال کا خاکہ درج ذیل رہا۔

	قدرتی ربڑ	مصنوعی ربڑ
1955ء	18,90,000 ٹن	10,63,000 ٹن
1964ء	22,60,000	27,48,000
1970ء	28,88,000	45,30,000
1972ء	31,20,000	53,65,000

انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا ایڈیشن 15 ص 1174

ربڑ کے درخت کی کاشت

ربڑ کا درخت صرف ان مخصوص علاقوں میں کاشت ہوتا ہے جو خط استوا کے 10 ڈگری شمال یا جنوب میں واقع ہیں۔ اور جہاں بارش کی مقدار 100 انچ (250 سنٹی میٹر) سالانہ ہے ایشیا کے علاقے ربڑ کے درختوں کے لئے انتہائی موزوں ہیں۔ اور اسی طرح مغربی افریقہ کے ممالک نائیجیریا اور لائبیریا کی آب و ہوا اس درخت کے لئے نہایت مناسب ہے۔ ملائشیا ربڑ کی صنعت کا سب سے بڑا مرکز ہے۔ اس کا دارالخلافہ کوالالمپور اس تجارت اور صنعت میں اعلیٰ مقام کا حامل ہے۔ ملائشیا کی ربڑ کی کاشت کاری نے 1900ء میں بہت شہرت پائی آج کل ہیویا کی پیداوار کے لئے اچھے بیجوں کا انتخاب کیا جاتا ہے اور چھوٹے پودوں کو تیز ہوا اور نقصان پہنچانے والے کیڑوں سے محفوظ رکھا جاتا ہے۔

ربڑ کے فوائد

نہ صرف یہ کہ ربڑ سے طلباء پنسل کے نشان مٹاتے ہیں ربڑ کے بے شمار دیگر فوائد ہیں۔ ہوائی جہازوں کے ٹائر اور بعض پرزہ جات ربڑ سے بنتے ہیں ٹریکٹرز' ٹرکوں اور دیگر گاڑیوں کے ٹائر اور بعض پرزہ جات بھی ربڑ سے بنتے ہیں۔ ریڑھوں اور تانگوں' کے پہیوں کے اوپر ربڑ استعمال ہوتا ہے۔ بچوں کے کھلونوں' کھیلوں کے سامان اور کئی گھریلو برتنوں میں ربڑ استعمال ہوتا ہے۔ سائیکلوں کے ٹائر ٹیوب ربڑ سے بنتے ہیں۔ الاسٹک اور لچکدار دھاگے ربڑ سے تیار ہوتے ہیں۔ قالینوں اور کپڑوں میں جہاں لچک کی ضرورت ہو ربڑ کی ملاوٹ کی جاتی ہے۔ جوتے' دستانے اور بعض لباس ربڑ کی ملاوٹ سے تیار ہوتے ہیں۔ مویشیوں کو ہانکنے کے لئے ان کے پٹے اور مشینوں کے پٹے ربڑ سے بنائے جاتے ہیں۔ جنریٹر اور تیل یا پانی سے سٹارٹ ہونے والے آلات ربڑ کے پٹوں کے محتاج ہیں۔ الیکٹرونکس اور بجلی کے سامان میں ربڑ کا استعمال کم نہیں۔ کیونکہ یہ بجلی کی لہر کی روک کا ذریعہ ہے۔ بے شمار اوزار' ہتھیار' آلات اور ضروریات میں ربڑ انتہائی اہم جزو ہے اور تعمیرو ترقی کا موجب ہے۔ الغرض کارخانوں اور انڈسٹریز میں ربڑ کی اہمیت نظرانداز نہیں کی جا سکتی۔ کیونکہ حسب ضرورت ربڑ کو کسی بھی شکل میں ڈھالا جا سکتا ہے۔ اور اس کی لچک' لطافت' مضبوطی اور پائیداری سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم ناصر محمود بٹ صاحب مربی سلسلہ کینیڈا کو مورخہ 25۔دسمبر 2000ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔

نومولود کا نام "علی شان بٹ" تجویز ہوا ہے۔ بچہ محترم منیر احمد بٹ صاحب (اسیر راہ مولا) سیالکوٹ کا پوتا اور محترم چوہدری مہردین صاحب کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے بچے کی صحت و درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عزیز مبارک احمد صاحب مقیم برانٹ فورڈ ٹورنٹو کینیڈا کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام "حسن احمد" رکھا گیا ہے۔ نومولود مکرم دین محمد صاحب شاہد مربی سلسلہ کا پوتا اور ملک عبدالمالک خان صاحب مرحوم کوٹ رحمت خاں۔ مومن ضلع شیخوپورہ کا نواسہ ہے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی زندگی عطا فرمائے۔ والدین اور اقرباء کے لئے قرۃ العین ثابت ہو اور خادم دین ہو۔ آمین

درخواست دعا

○ عزیز توصیف احمد ابن مکرم فضل احمد خان صاحب ڈیرہ غازی خان شہر گزشتہ ماہ سے بوجہ خرابی جگر بیمار ہے اور شیخ زید ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے عزیز کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم محمد اسماعیل صاحب دارالعلوم جنوبی ربوہ لکھتے ہیں کہ میرے بھتیجے مکرم محمد انور ابن مکرم عنایت اللہ صاحب (قربان راہ مولیٰ گوجرانوالہ 74ء) مقیم آسٹریلیا عرصہ دو سال سے ایک حادثہ کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ کمر اور گردن پر چوٹ لگنے سے اٹھنے بیٹھنے اور قوت گویائی سے محرومی ہے احباب سے عزیز کی صحت کاملہ اور جلد شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ محترمہ عشرت محمودہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھلوال کی والدہ محترمہ منظور فاطمہ صاحبہ بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

○ محترم خدا بخش صاحب آف گرمولہ ورکاں حال دارالعلوم جنوبی کافی عرصہ سے فالج کی وجہ سے علیل چلے آرہے ہیں۔

احباب سے موصوف کی صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆☆☆☆☆☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم مصباح الدین صاحب ٹاؤن شپ لاہور (فون نمبر 5112638) تحریر کرتے ہیں۔ ہمارے بھائی مکرم ملک غلام مصطفےٰ صاحب 46۔ ایچ ماڈل ٹاؤن لاہور ولد مکرم ماسٹر غلام حیدر صاحب مرحوم سابق ہیڈ ماسٹر۔ آئی ہائی سکول گھٹیالیاں مورخہ 2000ء-12-27، 30 رمضان المبارک شام چھ بج کر دس منٹ پر بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ ان کی نماز جنازہ بیت النور ماڈل ٹاؤن میں مورخہ 2000ء-12-28 کو بعد نماز فجر مکرم طاہر محمود خان صاحب مربی سلسلہ ماڈل ٹاؤن نے پڑھائی۔ بعد ازاں بیت المبارک ربوہ میں بعد نماز ظہر نماز جنازہ ادا کی گئی۔ اسی دن بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی احباب جماعت دعا کریں اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

☆☆☆☆☆☆

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم سید کلیم احمد صاحب شریفی کو مورخہ 24۔دسمبر 2000ء کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے جو مکرم سید سلیم احمد صاحب شریفی ساہیوال کی پوتی اور مکرم ملک مجید احمد خان صاحب زعیم انصار اللہ ساہیوال شہر کی نواسی ہے نومولودہ کا نام "ملیحہ کلیم" رکھا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ بچی کو باعمر۔ سعادت مند اور خادمہ دین بنائے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆

بقیہ صفحہ 1

کی وجہ سے اس شعبہ پر غیر معمولی بوجھ ہے۔ چونکہ یہ شعبہ مشروط بامد ہے اس لئے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس نیکی کے کام میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی کوشش کریں۔ نیز امراء صاحبان سے بھی درخواست ہے کہ وہ گاہے بگاہے احباب کی توجہ اس طرف مبذول کروائیں۔

یہ رقم برامداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرواسکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جاسکتی ہیں۔

(نگران امداد طلباء)

☆☆☆☆☆☆

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 13 جنوری گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 6 زیادہ سے زیادہ 12 درجے سنٹی گریڈ

☆ سوموار 15 جنوری - غروب آفتاب: 5.29

☆ منگل 16 جنوری - طلوع فجر: 5-41

☆ منگل 16 جنوری - طلوع آفتاب: 7.06

پہل نہیں کریں گے چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ بھارت ظلم بند کرائے تو کشمیری بھی مثبت جواب دیں گے۔ کشمیری تحریک آزادی کو مذہبی رنگ نہیں دیتے وہ صرف حق خود ارادیت چاہتے ہیں۔ ہم نے بھارت کو مذاکرات کرنے کی دعوت دی ہے۔ لیکن اس نے مثبت جواب نہیں دیا۔ کولالمپور کے ایک جریدے کو انٹرویو دیتے ہوئے جنرل پرویز مشرف نے کہا کہ ایٹمی تجربات میں ہم پہل نہیں کریں گے۔

"مملکت اسلامی پاکستان" قائم کریں گے

مجلس اکابرین ملت اور تنظیم الاخوان کے امیر محمد اکرم اعوان نے کہا ہے کہ اگر حکومت نے 7 مارچ تک اسلامی نظام کے نفاذ کا اعلان نہ کیا اور عملی اقدامات نہ کئے تو ہم "مملکت اسلامیہ پاکستان" قائم کردیں گے۔ ایجنسیوں کے رویئے سے لگتا ہے حکومت نفاذ اسلام کے اعلان سے انحراف کررہی ہے۔

بھارت وفد کو پاسپورٹ جاری کرے۔

حکومت پاکستان نے بھارتی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ دورہ پاکستان کے لئے آل پارٹیز حریت کانفرنس کے نامزد کردہ تمام رہنماؤں کو پاکستان آنے کے لئے پاسپورٹ جاری کرے۔ تاکہ مسئلہ کشمیر کے پرامن حل کے لئے سہ فریقی مذاکرات کی راہ ہموار ہوسکے۔

پہیہ جام کا اعلان پنجاب کے ٹرانسپورٹروں نے 18 جنوری کو پہیہ جام کا اعلان کردیا ہے اور کہا ہے کہ پٹرول مہنگا ہونے کے باعث قیمتیں ٹرانسپورٹروں کی قوت خرید سے باہر ہوگئی ہیں۔ موبل آئل، سپیئر پارٹس اور ٹائر بھی مہنگے ہوگئے ہیں۔ حکومت پنجاب 17 جنوری تک مہنگائی کے تناسب سے کرائے بڑھائے یا سندھ کے مساوی کیا جائے۔

اہم شہادتوں کا ضیاع وفاقی وزیر قانون بیرسٹر شاہدہ جمیل نے کہا ہے کہ لاپرواہی اور کم علمی کے باعث پولیس مقدمہ کی اہم شہادتیں ضائع کردیتی ہے۔ پولیس بیوروکریسی اور عدلیہ سمیت تمام شعبوں میں اصلاحات کی ضرورت ہے عورتوں کے خلاف جرائم کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا جاتا ہے۔

قیمتوں پر پہلی مرتبہ مکمل کنٹرول گورنر پنجاب لیفٹیننٹ جنرل (ر) محمد صفدر نے کہا ہے کہ قیمتوں پر پہلی مرتبہ مکمل کنٹرول کیا گیا ہے۔ جس سے عوام کو بہت حد تک اطمینان ہوا ہے۔ حکومت معاشی طور پر مشکلات کے شکار عوام کے لئے غذائی پروگرام۔ سبسڈی اور دیگر منصوبوں کے لئے رقوم مختص کررہی ہے۔ غریبوں کے مسائل حل کرنا ہماری اولین ترجیح ہے۔ ضلعی حکومتوں سے عوام کو براہ راست فائدہ پہنچے گا۔ خوشحال پاکستان کے تحت سالانہ 18۔ارب روپے خرچ کئے جارہے ہیں۔ اس کے فنڈز میں اضافہ کیا جائے گا۔ وسائل کی کمی نہیں۔ قومی جذبہ کی کمی ہے۔

کمرشل فیس عائد کرنے کا فیصلہ حکومت پنجاب نے رہائشی علاقوں میں ناجائز طور پر قائم سکولوں دفتروں طبی مراکز اور بیوٹی کلینکس پر 3 فیصد کمرشل ٹیکس عائد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ دفتر بنانے کے لئے پڑوسی سے این او سی لینا ہوگا۔ بغیر فیس کمرشلائز کی جانے والی املاک سربمہر کردی جائیں گی زرعی و خالی زمینوں کے کاروباری استعمال پر فیس 50 فیصد ہوگی۔

فرقہ واریت کا خاتمہ وزیر داخلہ معین الدین حیدر نے کہا ہے کہ فرقہ واریت کے خاتمہ کے لئے عوام حکومتی کوششوں کا ساتھ دیں۔ حکومتی کانفرنس فرقہ واریت کے خاتمہ کے لئے سنگ میل ثابت ہوگی۔

اثاثے ظاہر کرنے کی ہدایت وفاقی حکومت نے ملک بھر کے گریڈ 17 سے 21 تک کے تمام سرکاری ملازمین کو 15 جنوری 2001ء تک اپنے اثاثے ظاہر کرنے کا حکم دیا ہے۔ حکومت نے متعلقہ اداروں کے سربراہوں کو افسران کی کارکردگی رپورٹیں بنانے کا حکم دے دیا ہے۔ سالانہ کارکردگی رپورٹیں 3 مختلف رنگوں میں بنیں گی۔ کرپٹ پکڑے جائیں گے۔

توقعات پوری کی جائیں گی جنرل پرویز مشرف نے وفاقی وزیر مذہبی امور ڈاکٹر محمود غازی کو ہدایت کی ہے کہ مذہبی جماعتوں کو یقین دلائیں کہ حکومت ان کی توقعات پر پورا اترے گی۔ پاکستان کو اسلامی ریاست بنانے کے بارے میں علماء کے دوٹوک عزم پر چیف ایگزیکٹو نے وزیر مذہبی امور کو آرمی ہاؤس طلب کیا اور صورتحال سے آگاہی حاصل کی۔ ملاقات کے دوران مذہبی جماعتوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کا بھی جائزہ لیا گیا۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

مذاکرات بے نتیجہ ختم فلسطین اور اسرائیل کے درمیان مذاکرات کا اہم مرحلہ بے نتیجہ ختم ہوگیا ہے۔ بات چیت کے دوران امریکی صدر بل کلنٹن کی تجاویز پر سب سے زیادہ توجہ دی گئی۔ فریقین کے درمیان بنیادی مسائل پر اختلافات بدستور قائم ہیں۔

ٹرین کا حادثہ کانگو میں ٹرین کے حادثہ میں 50 افراد ہلاک اور 100 زخمی ہو گئے ہیں۔ کئی زخمیوں کی حالت نازک ہے۔

8 بے گناہ کشمیری شہید بھارتی فوج نے 8 بے گناہ کشمیری شہید کر دیئے ہیں اور کئی مکانوں کو تباہ کر دیا ہے۔ مجاہدین نے پونچھ کے علاقے میں کرنل سمیت 7 بھارتی فوجی ہلاک کر دیئے ہیں۔

50 لاکھ ڈالر کی امداد اقوام متحدہ پاکستان کو افغان مہاجرین کے لئے 50 لاکھ ڈالر کی امداد دے گا۔ افغان مہاجرین افغانستان میں خشک سالی اور لڑائی کے باعث پاکستان آرہے ہیں۔

اسامہ کو حوالے نہیں کریں گے طالبان نے کہا ہے کہ واشنگٹن روس کا حشر یاد رکھے اسامہ کو امریکہ کے حوالے نہیں کریں گے۔ جبکہ امریکہ کا کہنا ہے کہ اسامہ کو ہر صورت کٹہرے میں لائیں گے۔

سعودی پیش کش منافقانہ ہے عراق نے کہا ہے کہ سعودی عرب کی بغداد کو عرب اتحاد میں شمولیت کی پیش کش منافقانہ ہے۔ شہزادہ سعود نے بغداد کو پیش کش کی تھی کہ اگر وہ اپنے پڑوسیوں کو دھمکانا بند کر دے تو اسے عرب اتحاد میں شامل کیا جا سکتا ہے۔

اسرائیل نے فلسطینی سرحد کھول دی غزہ اور مغربی کنارے میں اسرائیلی فوج اور فلسطینی پولیس کا مشترکہ گشت جلد ہی دوبارہ شروع ہو جائے گا۔

دورہ نمائندہ الفضل

○ ادارہ الفضل مکرم منور احمد جہ صاحب کو بطور نمائندہ الفضل اضلاع ہائے سندھ مندرجہ ذیل مقاصد کے لئے بھیج رہا ہے۔

1۔ توسیع اشاعت
2۔ خریداران سے وصولی چندہ جات
3۔ بقایا جات کی وصولی

عہدیداران اور احباب کرام سے تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر الفضل۔ ربوہ)

سچی بوٹی کی گولیاں
ناصر دواخانہ
رجسٹرڈ
گولبازار ربوہ۔ فون 212434-211434

ھوالشافی
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر
نئی صدی اور نیا سال مبارک ہو
اوقات 9 تا 5 بجے شام
ناغہ بروز جمعہ
مقبول ہومیو پیتھک فری ڈسپنسری
زیر سرپرستی مقبول احمد خان
مخیر حضرات ہومیو پیتھک فری ڈسپنسری کا قیام کر کے دکھی انسانیت کی خدمت کریں
زیر نگرانی ڈاکٹر محمد الیاس شورکوٹی
042-6306163
بس سٹاپ بستان افغاناں۔ تحصیل شکر گڑھ ضلع نارووال

ضروری اطلاع
ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ اندرون شہر مریضوں کی سہولت کیلئے 1 تا 4 بجے شام روزانہ مریضوں کا معائنہ 28/4 دار البرکات ربوہ (نزد ڈان ریڈیو سروس) میں کیا کریں گی اور فون نمبر 211678 پر موجود ہوں گی بہنیں استفادہ کر سکتی ہیں

فخر الیکٹرونکس
ڈیلر۔ ریفریجریٹر۔ ائرکنڈیشنر۔ ڈیزرٹ کولر۔ کوکنگ رینج گیزر۔ ہیٹر۔ واشنگ مشین۔ مائیکرو ویو اوون اور سٹیبلائزر
فون 7354873-7239347-7223347
1۔ لنک میکلوڈ روڈ' جودھامل بلڈنگ لاہور

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری' سیاحتی' بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان۔ شجرکار۔ ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130 Fax: 042-6368134
E-mail: mobi-k@usa.net

پلاٹ برائے فروخت
نمبر 7/45 (بی) واقع گولبازار دارالعلوم وسطی ربوہ
رابطہ: چوہدری احسان الرحمان بسرا
فون 212994 (04524) باب الابواب ربوہ

6 فٹ سالڈ ڈش اور ڈیجیٹل سیٹلائٹ پر MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کیلئے
عثمان الیکٹرونکس
فرج۔ فریزر۔ واشنگ مشین
ٹی وی۔ گیزر۔ ائرکنڈیشنر۔
وی سی آر بھی دستیاب ہیں۔
رابطہ۔ انعام اللہ
1۔ لنک میکلوڈ روڈ
بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
7231680
7231681
7223204
7353105

AMERICAN TRADERS
(F.Z.E)UNITED ARAB EMIRATES
We are supplying textile machinery (new-secondhand) to south asian countries since two decades. We have all kind of looms-embroidery and knitting machines, raschual machine(to make curtain of net) available for very competitive prices now. Complete unit of Nonwoven (monopoly in pakistan) also available.We can also provide you all kind of trading services in U.A.E
PLEASE CONTACT- SHAKER AHMAD
TEL- 00971-506354262 FAX- 0097165334713
EMAILS-globaltm@emirates.net.ae and texmach@hotmail.com visit us at-www.american-traders.co.ae and americantraders.bizland.com

معیاری ہومیو پیتھک ادویات
جرمن سیل بند کھلی ہومیو پوٹینسیاں' مدر ٹنکچرز' بائیوکیمک ادویات' ٹکیاں' گولیاں' شوگر آف ملک' خالی ڈبیاں اور ڈراپر' پرچون و ہول سیل دستیاب ہیں۔
نیز 117 ادویات کا دیدہ زیب بریف کیس بھی دستیاب ہے
کیور یٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی' گولبازار۔ ربوہ

CPL No. 61